52803 ـ دبر (پاخانہ والی جگہ) میں وطئ کرنے کا کفارہ

سوال

بیوی سے دبر میں وطئ کرنے کا کفارہ کیا ہے ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

اول:

بیوی سے دبر میں وطئ و جماع حرام ہے، بلکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے تو خبر دی ہے کہ ایسا کرنے والا ملعون ہے.

اس قبیح فعل کی کتاب و سنت سے حرمت کے دلائل اور اس کے نتیجہ میں پیدا ہونے والی خرابیوں کا بیان سوال نمبر (1103) اور (6792) کے جوابات میں گزر چکا ہے آپ ان کا مطالعہ کر لیں.

شریعت اسلامیہ نے اس حرام فعل کا کوئی کفارہ مقرر نہیں کیا، اس لیے اس کا کفارہ تو صرف توبہ و ندامت اور اللہ کی طرف رجوع و انابت ہے.

شیخ ابن باز رحمہ اللہ سے درج ذیل سوال دریافت کیا گیا:

بیوی سے دبر میں وطئ کرنے کا حکم کیا ہے، اور کیا ایسا کرنے والے پر کوئی کفارہ بھی ہے ؟

شیخ رحمہ اللہ نے جواب دیا:

" عورت کی دبر میں وطئ کرنا کبیرہ گناہ شمار ہوتا ہے اور قبیح ترین معاصی میں سے ہے، کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

" جو شخص اپنی بیوی کی دبر میں وطئ کرے وہ ملعون ہے "

سنن ابو داود حدیث نمبر (2162) علامہ البانی رحمہ اللہ نے صحیح ابو داود میں اسے حسن قرار دیا ہے.

اور ايك حديث ميں رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم كا فرمان ہے:

" اللہ سبحانہ و تعالى ايسے شخص كى جانب نہيں ديكھے گا جو كسى مرد سے بدفعلى كرے يا اپنى بيوى كى دبر ميں وطئ كرے "

سنن ترمذى حديث نمبر (1166) علامہ البانى رحمہ اللہ نے صحيح ترمذى ميں اسے حسن قرار ديا ہے.

ايسا قبيح فعل كرنے والے كو چاہيے كہ جتنى جلدى ہو سكے وہ اس شنيع و قبيح فعل سے توبہ كر لے، اور توبہ يہ ہے كہ وہ فورى طور پر اس گناہ كو چھوڑ دے، اور اس گناہ كو اللہ كى تعظيم كرتے اور اس كى سزا سے ڈرتے ہوئے چھوڑے، اور جو كچھ ہوا اس پر نادم ہو، اور سچا و پختہ عزم كرے كہ آئندہ ايسا نہيں كريگا، اور اس كے ساتھ اعمال صالحہ كى جدوجھد كرے، جو شخص بھى توبہ كرتا ہے اللہ سبحانہ و تعالى اس كى توبہ قبول كر كے اس كے گناہ معاف كر ديتا ہے، جيسا كہ اللہ سبحانہ و تعالى كا فرمان ہے:

يقينا ميں ايسے شخص كو معاف كر ديتا ہوں جو توبہ كرتا اور ايمان لا كر اعمال صالح كرتا اور پھر راہ ہدايت اختيار كرتا ہے طہ (72).

اور ايك مقام پر ارشاد بارى تعالى ہے:

اور وہ لوگ جو اللہ كے ساتھ كسى دوسرے كو الہ و معبود نہيں بناتے، اور نہ ہى اس جان كو ناحق قتل كرتے ہيں جسے اللہ نے قتل كرنا حرام كيا ہے، اور نہ ہى زنا كا ارتكاب كرتے ہيں، اور جو كوئى بھى ايسا كريگا وہ گناہگار ہے

اسے روز قيامت دوہرا عذاب ديا جائيگا اور وہ اس عذاب ميں ہميشہ رہے گا

مگر وہ جو توبہ كر لے اور ايمان لائے اور نيك و صالح اعمال كرے تو يہى ہيں وہ لوگ جن كى برائيوں كو اللہ تعالى نيكيوں ميں تبديل كر ديگا، اور اللہ تعالى بخشنے والا رحم كرنے والا ہے الفرقان (68 - 70).

علماء كرام كے صحيح قول كے مطابق دبر ميں وطئ كرنے والے پر كوئى كفارہ نہيں ہے اور نہ ہى ايسا كرنے سے اس پر بيوى حرام ہوتى ہے، بلكہ بيوى اس كى عصمت و نكاح ميں ہى رہےگى، اور بيوى كے جائز نہيں كہ وہ ايسے شنيع و قبيح فعل ميں خاوند كى اطاعت كرے، بلكہ بيوى كو چاہيے كہ اگر خاوند ايسا قبيح فعل كرنا چاہے تو اسے ايسا نہ كرنے دے، اور اگر خاوند اس فعل سے توبہ نہيں كرتا تو بيوى فسخ نكاح كا مطالبہ كر سكتى ہے.

اللہ تعالى سے دعا ہے كہ وہ اس سے عافيت نصيب فرمائے " انتہى مختصرا

ديكھيں فتاوى اسلاميۃ (3 / 256).

بھوتی رحمہ اللہ کا کہنا ہے:

" اور اگر وہ یہ فعل (بیوی سے دبر میں وطئ) کرتا ہے تو اسے تعزیر (یعنی حاکم اسے ایسی سزا دے جو اسے اور اس جیسے افراد کو اس فعل سے روک دے) لگائی جائیگی، کیونکہ اس نے ایسی معصیت کا ارتکاب کیا ہے جس کی کوئی حد اور کفارہ نہیں " انتہی

دیکھیں: کشاف القناع (5 / 190).

یہاں انہوں نے صراحت کی ہے کہ یہ ایسی معصیت ہے جس میں کوئی کفارہ نہیں.

دوم:

اکثر لوگ اس وقت غلطی کے مرتکب ہوتے ہیں جب وہ یہ خیال کرتے ہیں کہ کسی معین گناہ پر کفارہ واجب نہیں تو اس کا معنی ہے کہ یہ گناہ چھوٹا اور ہلکا سا ہے، لوگوں کا یہ خیال درست نہیں ہے، بلکہ اگر کہا جائے کہ:

دبر میں وطئی کرنے کا اللہ نے کفارہ مقرر نہیں کیا کیونکہ یہ تو اس گناہ سے بھی بڑا ہے جو کفارہ ادا کرنے سے ختم ہو جاتا ہے، تو یہ بعید نہیں ہے، جیسا کہ امام مالك رحمہ اللہ نے جھوٹی قسم کے بارہ میں فرمایا ہے:

" الغموس: جان بوجھ کر جھوٹی قسم اٹھانے کو غموس کہا جاتا ہے.... اور یہ اس سے بھی بڑھ کر ہے کہ اسے کفارہ ختم کرے " انتھی

دیکھیں: التاج و الاکلیل (4 / 406) اور المدونۃ (1 / 577) میں بھی یہی درج ہے.

واللہ اعلم .